قسطوں میں فروخت کرنے کےلیے قیمت بڑھانا جائز ہے

يجوز زيادة ثمن السلعة مقابل بيعها بالتقسيط

[اردو - أردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

قسطوں میں فروخت کرنے کے لیے قیمت بڑھانا جائز ہے

کیا سامان کی قیمت بڑھا کرقسطوں میں فروخت کرنا جائز ہے؟

الحمد للہ :

بیع التقسیط میں فروخت کردہ چیز فوری طور پر دی جاتی ہےاور اس کی مکمل یا کچھ قیمت معلوم مدت اور قسطوں میں ادا کی جاتی ہے ۔

بیع التقسیط کے حکم جاننےکی اہمیت :

بیع التقسیط موجودہ دور کے ان مسائل میں سے ہے جس کے حکم معلوم کرنے کا اہتمام کرنا ضروری ہے، اس لیے کہ دوسری جنگ عظیم کےبعد یہ مسئلہ بہت سی امتوں اور افراد میں پھیل چکا ہے .

کمپنیاں اور ادارے سامان بنانےاور باہر سےلانےوالوں سے قسطوں میں خریداری کرتےاور اپنےگاہکوں کوبھی قسطوں میں فروخت کرتےہیں، مثلا گاڑیاں، جائداد، اور مختلف قسم کےآلات وغیرہ .

اور بنك وغيره بھی اسے پھيلانے کا باعث بنےہيں، اس طرح کہ بنك نقد سامان خريد کراپنے ايجنٹوں کو ادھارقيمت (قسطوں پر) فروخت کرتے ہيں .

قسطوں ميں فروخت کرنے حکم؟:

بيع النسيئۃ کےجواز ميں نص وارد ہے، اوريہ قيمت کومؤخر کرنے والی بيع کانام ہے .

بخاری اور مسلم نے عائشہ رضي اللہ تعالی عنھا سے بيان کيا ہے کہ نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے ايك يہودی سے ادھار غلہ خريدا اور اس کےپاس اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھی. صحيح بخاری حديث نمبر (٢٠٦٨) صحيح مسلم حديث نمبر (١٦٠٣) ۔

يہ حديث قيمت ادھار کرنے کی بيع پر دلالت کرتی ہے، اور قسطوں کی بيع بھی قيمت ادھار کرنے کی بيع ہے، اس ميں غايت يہ ہے کہ اس ميں قيمت کی قسطيں اورہرقسط کی مدت مقرر ہوتی ہے .

اور حکم شرعي ميں اس کا کوئی فرق نہيں کہ ادھار کردہ قيمت کی مدت ايك ہو يا کئی ايك مدتيں مقرر کی ہوں .

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہنےلگی : میں نےاپنےمالکوں سے نو اوقیہ میں کتابت کی ہے اور ہر برس ایك اوقیہ دینا ہے... صحیح بخاري حدیث نمبر (2168).

یہ حدیث قسطوں میں قیمت کی تاخیر سےادائیگی کے جواز کی دلیل ہے .

اگرچہ قیمت ادھار کرنےمیں جواز کی نصوص وارد ہیں لیکن اس کی کوئی دلیل اور نص نہیں ملتی کہ ادھار کی وجہ سے قیمت بھی زیادہ کرنی جائز ہے .

اسی لیے علماء اکرام اس مسئلہ کےحکم میں اختلاف کرتےہیں :

۱- بعض علماء اس کی حرمت کےقائل ہیں ؛کیونکہ یہ سود ہے .

ان کا کہنا ہےکہ: اس لیے کہ اس میں قیمت زیادہ ہے اوریہ زیادہ قیمت مدت کے عوض میں ہے اور یہی سود ہے .

۲- اورجمہور علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ شامل ہیں اس کےجواز کے قائل ہیں .

ذیل میں اس کےجواز کی عبارات پیش کی جاتی ہیں :

حنفی مذہب میں ہےکہ :

(بعض اوقات مدت کےعوض قیمت بڑھ جاتی ہے) دیکھیں بدائع الصنائع (٥ / ١٨٧).

مالکی مذہب :

(وقت کےلیے قیمت میں سے کچھ مقدار رکھی گئی ہے) بدایۃ المجتھد (٢ / ١٠٨).

شافعی مذہب :

(نقد پانچ ادھار میں چھ کےبرابر ہے) الوجیز للغزالی (١ / ٨٥)

حنبلی مذہب :

(مدت قیمت میں سے کچھ حصہ لیتی ہے (فتاوی ابن تیمیۃ (٢٩ / ٤٩٩).

اس پر انہوں نے کتاب وسنت سے دلائل بھی د ئیے ہیں ان میں بعض ذیل میں پیش کیے جاتےہیں :

١- فرمان باری تعالی ہے :

{اللہ تعالی نے بیع حلال کی ہے {البقرة (٢٧٥).

آیت عموم کےاعتبار سے بیع کی سب صورتوں کو شامل ہے اوراس میں مدت کےعوض میں قیمت زیادہ کرنا داخل ہے .

- 2اور ايك مقام پر اللہ تعالی نےاس طرح فرمایا :

{اے ایمان والو تم آپس میں ايك دوسرے کا مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تمہاري آپس کی رضامندی سے خریدوفروخت ہو {النساء (٢٩).

یہ آیت بھي عموم کےاعتبار سے طرفین کی رضامندی کی صورت میں بیع کے جواز پر دلالت کرتی ہے، لھذا جب خریدار اور تاجر مدت کےعوض قیمت بڑھانےمیں اتفاق کرلیں تو بیع صحیح ہوگی .

- 3امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتےہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہ کھجوروں میں دو اور تین برس کی بیع سلف کرتے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا :

(جس نے بھی کسی چیز کی بیع سلف کی وہ معلوم ماپ اور تول اور مدت معلومہ میں بیع کرے) صحيح بخاري حديث نمبر (٢٠٨٦).

بیع سلف نصا اوراجماعا جائز ہے، اور یہ بیع التقسیط کےمشابہ ہے، علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ خریدار اس میں سستي قیمت کا فائدہ حاصل کرتا ہےاور فروخت کرنےوالا مال پہلےحاصل کرکےنفع حاصل کرتا ہے، اور یہ دلیل ہے کہ خریدوفروخت میں مدت کا قیمت میں حصہ ہے، اور خریدوفروخت میں اس کا کوئی حرج نہیں. دیکھیں: المغني (٦ / ٣٨٥).

- 4ادھار کے عوض میں قیمت زیادہ کرنا مسلمانوں کا عمل بن چکا ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں، لھذا اس صورت کی بیع پر یہ اجماع کی مانند ہے .

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مدت کےعوض میں قیمت زیادہ کرنے کے حکم کےمتعلق سوال کیاگیا تو ان کا جواب تھا :

اس معاملہ میں کوئی حرج نہیں، اس لیےکہ نقدکی بیع ادھار کےعلاوہ ہے، اور آج تك مسلمان اس طرح کےمعاملات کر رہے ہیں، اس کےجواز پر ان کی جانب سے یہ اجماع کی

مانند ہی ہے، اور بعض شاذ اہل علم نےمدت کےعوض قیمت زیادہ کرنا منع قرار دیا ہےاور ان کا گمان ہے کہ یہ سود ہے، اس قول کی کوئی وجہ نہیں بنتی، اور نہ ہی سود ہے، اس لیے کہ تاجرنےجب ادھار سامان فروخت کیا تووہ مدت کی وجہ سے قیمت زیادہ کرکےنفع حاصل کرنےپرمتفق ہوا اورخریدار بھی مہلت اورمدت کی بنا پر قیمت زیادہ دینےپر متفق ہوا کیونکہ وہ نقد قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، تواس طرح دونوں فریق اس معاملہ سے نفع حاصل کرتےہیں .

نبي كريم صلي الله عليہ وسلم سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے جواس کےجواز پر دلالت کرتا ہےوہ یہ کہ نبی کریم سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما کو لشکر تیار کرنےکاحکم دیا، تو وہ ادھار میں ایك اونٹ کےبدلے دواونٹ خریدتےتھے، پھر یہ معاملہ اللہ سبحانہ وتعالی کےمندرجہ ذیل فرمان میں بھی داخل ہوتا ہے :

{اے ایمان والو! جب تم آپس میں میعاد مقرر تك کےلیے قرض کا لین دین کروتواسےلکھ لیا کرو} البقرۃ (۲۸۲).

اوریہ معاملہ بھي جائز قرضوں میں سے اور مذکورہ آیت میں داخل ہےاور یہ بیع سلم کی جنس میں سے ہی ہے.. اھ

دیکھیں: فتاوي اسلامية (٢ / ٣٣١).

مزید تفصیل کےلیے دیکھیں: کتاب "بیع التقسیط" تالیف ڈاکٹر رفیق یونس المصری .

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب